E-Content

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India

Subject / Course - B.A.

Paper : **Microeconomics**

Module Name/Title : **Microeconomics**

DEVELOPMENT TEAM	
CONTENT	DDE SLM / Dr. Sayed Hasan Qayed
PRESENTATION	Dr. Sayed Hasan Qayed
PRODUCER	Dr. Mir Hashmath Ali

Instructional Media Centre
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad - 32
T.S. India
//imcmanuu

اکائی -3- معاشیات کے مطالعہ کا طریقہ کار
Methodology of Economics

عنوانات Contents

3.0 اغراض و مقاصد
3.1 تمہید Introduction
3.2 استخراجی طریقہ بہ مقابلہ استقرائی طریقہ Deductive Vs. Inductive Method
3.2.1 استخراجی طریقہ Deductive Method
3.2.2 استقرائی طریقہ Inductive Method
3.3 مثبت معاشیات بہ مقابلہ معیاری معاشیات Positive Vs. Normative Economics
3.3.1 مثبت معاشیات Positive Economics
3.3.2 معیاری معاشیات Normative Economics
3.4 جزوی معاشیات بہ مقابلہ کلی معاشیات Micro Vs. Macro Economics
3.4.1 جزوی معاشیات Micro Economics
3.4.2 کلی معاشیات Macro Economics
3.4.3 باہمی انحصار Interdependence
3.5 جزوی توازن بہ مقابلہ عام توازن Partial Equilibrium Vs. General Equilibrium
3.5.1 جزوی توازن Partial Equilibrium
3.5.2 عام توازن General Equilibrium
3.6 ساکت تجزیہ بمقابل حرکی تجزیہ Static Vs. Dynamic Analysis
3.6.1 معاشی سکونیات Economic Statics
3.6.2 معاشی حرکیات Economic Dynamics
3.6.3 سکونیاتی تجزیہ اور حرکیاتی تجزیے میں فرق Distinction between Statics and Dynamics
3.7 خلاصہ Summing Up
3.8 نمونہ امتحانی سولات Model Examination Paper
3.9 سفارش کردہ کتابیں Suggested Books

3.0 اغراض ومقاصد Aims and Objectives

اس اکائی میں معاشی تجزیے کو مختصر ابیان کرنے کے مختلف طریقے اور زاویہ نگاہ پیش کیئے گئے ہیں۔
اس اکائی کو مکمل کر لینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ معاشی تجزیے کے مختلف طریقوں کا مقابلہ کر سکیں جیسا کہ

☆ استخراجی طریقہ کا استقرائی طریقے سے
☆ مثبت معاشیات کا معیاری معاشیات سے
☆ جزوی معاشیات کا کلی معاشیات سے
☆ جزوی توازن کا عام توازن سے اور
☆ ساکت تجزے اور حرکیاتی تجزے کے درمیان فرق کر سکیں۔

3.1 تمہید Introduction

طریقہ کار سے مراد حقیقت کو دریافت کرنے کا منطقی عمل ہے اور اس کے اصولوں کو ترتیب دینے کے لیے ہر سائنس ایک خاص طریقے پر انحصار کرتی ہے۔ معاشیات میں طریقہ کار بحث طلب بن گیا ہے۔ کیوں کہ معاشیات کو کم و بیش ایک سائنس خیال کیا جاتا ہے اس لیے معاشیات پر لکھنے والے سائنسی طریقے کار کی پیروی کرنے کے لیے پروگرام بناتے ہیں۔

3.2 استخراجی طریقہ بہ مقابلہ استقرائی طریقہ Deductive vs. Inductive Methods

معاشی تحقیق کے دو منطقی طریقے ہیں۔ ایک کو استخراجی اور دوسرے کو استقرائی طریقہ کہتے ہیں۔ استخراجی کو Deductive Method اور استقرائی کو Inductive Method کہتے ہیں۔

3.2.1 استخراجی طریقہ Deductive Method

استخراج کے تحت کلیات کے ذریعے جزیات کا پتہ چلایا جاتا ہے۔ یعنی کسی عام حقیقت کے مفروضے پر جو بالکل سیدھی سادھی اور قابل تسلیم ہو دوسری خاص خاص حقیقتوں کو معلوم کیا جاتا ہے۔ مثلاً اس عام مفروضے پر کہ انسان فانی ہے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ فلاں شخص ایک انسان ہے اس لیے وہ بھی فانی ہے۔

استقرائی طریقہ ۔ اس کے برخلاف استقراء کے تحت جزیات کے ذریعے کلیات کا پتہ چلایا جاتا ہے۔ یعنی خاص خاص انفرادی واقعات کا مشاہدہ کرنے کے بعد عام نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ مثلاً مختلف انسانوں کو مرتے دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے کہ انسان فانی ہے۔ استقرائی طریقہ کو تجرباتی طریقہ بھی کہتے ہیں۔ فطری علوم کی تحقیق میں عام طور پر یہ طریقہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طریقہ کے استعمال کی وجہ سے فطری علوم کو ترقی کرنے کا موقع ملا اور ان کے قوانین زیادہ سے زیادہ قطعی نوعیت کے بنتے گئے۔ ان کے تجربات زیادہ مشکل نہیں ہوتے۔ ان کا الگ الگ مشاہدہ کیا جاسکتا ہے اور ان کے درمیان سبب اور نتیجہ کا تعلق آسانی سے معلوم کیا جاسکتا ہے اور چوں کہ ان کی پیائش بھی کی جاسکتی ہے اسی لئے ان کے قوانین حسابی ضابطہ کی شکل میں بیان کئے جاسکتے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ فطری علوم میں استخراجی طریقہ استعمال نہیں کیا جاسکتا بلکہ تحقیق اور تجربہ سے پہلے استخراج سے کام لیا جاسکتا ہے۔ اور خاص خاص مفروضے ہی کی بنا پر مشاہدہ اور تجربہ کا کام شروع کیا جاتا ہے۔ غرض استقراء اور استخراج دونوں لازم و ملزوم ہیں۔

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE MANUU IMC LIBRARY Hyderabad-32.

استخراجی طریقہ کو ذہنی طریقہ بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ طریقہ ہے جو ریاضی کے مطالعہ کا خاص طریقہ رہا ہے۔ اس کو ریاضیاتی طریقہ بھی کہتے ہیں۔ معاشیات کا موضوع بحث چوں کہ انسانی طرز عمل رہا ہے اور اس کی پیچیدگی اور تغیر پذیری کی بناء پر مشکل ہے کہ استقراء پر اس کی بنیاد رکھی جائے اسی لئے معاشی تحقیق میں عام طور پر استخراجی طریقہ کا استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ پہلے ذہن میں ایک مثالی معیشت کا نقشہ قائم کر لیا جاتا ہے جو اس قدر پیچیدہ نہیں ہوتا جیسا کہ حقیقی معیشت ہوتی ہے اور پھر چند آسان اور مسلمہ مفروضوں کی بناء پر نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔ اور بتدریج پیچیدہ اور مشکل مفروضات کو شریک کرتے ہوئے ان سے نتائج نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ان کو قانون کی شکل میں بیان کیا جاتا ہے معاشیات میں ان بنیادی مفروضات سے کام لیا جاتا ہے پہلا ذرائع کی قلت اور اس کا متبادل استعمال دوسرا ہر شخص اپنی حاجتوں اور اس کی اہمیت سے واقف ہے اور تیسرا ہر شخص میں زیادہ سے زیادہ خالص فائدہ حاصل کرنے کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ چنانچہ تمام معاشی قوانین اور تشریحات میں یہ تینوں مفروضات بنیادی اہمیت رکھتے ہیں۔

استخراجی طریقے میں بہت سارے فائدے ہیں کیوں کہ اس کا استعمال بہت ہی آسان ہے اور اس میں بہت زیادہ محنت والے تجربے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس طریقے سے عام تصورات میں نتیجہ بہت ہی درست اور صحیح نکلتا ہے۔ کیوں کہ اس طریقے میں بغیر تبدیلی کے منطق اور ریاضی کا استعمال ہوتا ہے لیکن اس طریقے کے چند نقائص بھی ہیں۔

1- استخراجی دلیل کے ذریعہ حاصل کئے گئے عام تصورات صرف اسی وقت صحیح ہو سکتے ہیں جب کہ وہ مفروضات جن پر اس کی بنیاد ہے وہ ٹھیک اور صحیح ہوں۔

2- اگر معاشین صرف خالص استخراج کا طریقہ اپناتے ہیں تو اس میں ان کی کوششوں کو خطرہ ہے اور وہ بے کار ذہنی مشق ثابت ہوگا۔

3- استخراجی طریقہ خاص طور سے خطرناک ثابت ہوتا ہے جب معاشی عام تصورات کے عالمی طور پر درست ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے کیوں کہ عام تصورات کی بنیاد استخراجی دلیلوں پر منحصر ہوتی ہے۔

استقرائی طریقہ نظریہ اور عمل (پریکٹس) کی درمیانی خلیج کو کم کرتا ہے اور یہ خاص سے عام کی طرف بڑھتا ہے یہ طریقہ دو اقسام پر مشتمل ہوتا ہے (1) تجرباتی طریقہ (2) شماریاتی طریقہ

(1) تجرباتی طریقہ: معاشیات میں اس طریقے کے استعمال کا دائرہ محدود ہے۔ مگر طبعی سائنس اور قدرتی سائنس میں یہ لازمی ہے۔ معاشی مظاہر بالکلیہ طور پر یکساں نہیں ہوتے، ان کی نوعیت بے قاعدہ ہونے کی وجہ سے اس طریقے کا اطلاق وسیع نہیں ہے۔ انسان انفرادی اور سماجی طور پر ہمیشہ ایک خاص طریقے کا برتاؤ نہیں کرتے ہیں کیوں کہ ان کا برتاؤ نہ صرف معاشی عاملین سے متاثر ہوتا ہے بلکہ سیاسی، سماجی، نفسیاتی و، تہذیبی اور موسمی عاملین سے متاثر ہوتا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ معاشیات میں تجربہ کرنے کی گنجائش ہی نہیں ہے۔ اس میں گنجائش ہے مگر باشعور طور پر تجربہ کرنے کی گنجائش ہے۔ لیکن معاشین اس سے جڑے تمام امور کی پیشن گوئی نہیں کر سکتے جس طرح کہ ایک سائنس داں کرتا ہے

(2) شماریاتی طریقہ: تجربے کے طریقے کے مقابلے میں شماریاتی طریقے میں معاشی تحقیقات کرنے کے بہت زیادہ وسیع امکانات ہیں۔ استقراء کی اس شکل کی جرمن معاشین نے جو تاریخی مکتب سے تعلق رکھتے ہیں حمایت کی ہے۔ اس قیاس کا امتحان کرنے یا معاشی حقیقتوں کے درمیان تعلق پیدا کرنے کے لیے شماریاتی آلات کو استعمال کیا جاتا ہے۔ حالیہ دور میں Econometrics کو بہت اہمیت حاصل ہوئی ہے کیوں کہ اس کے ذریعہ عملی تجربے کے ذریعہ معاشی نظریات اور ان کے مفروضوں کا امتحان کیا جاتا ہے۔

استقرائی طریقے کے فائدے:

1- معاشی قانون یا عام تصورات جو کہ استقرائی عمل کے ذریعہ احتیاط سے حاصل کیے گئے ہوں صحیح پیمائش کے قابل نتائج پیش کرتے ہیں۔

2- چند اہم Theorem چاہے وہ سماجی سائنس میں دریافت کئے گئے ہوں یا طبعی سائنس میں، استقرائی طریقے کے استعمال کا نتیجہ ہیں۔

3- استقرائی طریقہ اس حقیقت پر زور دیتا ہے کہ کوئی بھی عام تصور صرف چند شرائط یا حالات کے تحت ہی درست اور ٹھیک ہو سکتا ہے۔ مثال

کے طور پر برطانیہ میں انیسویں صدی میں اصول عدم مداخلت ٹھیک تھا۔

استقرائی طریقے کی تحدیدات:

1- اس طریقے میں جلد بازی میں حقائق کے بغیر ناکافی اعداد سے نتائج حاصل کرنے کا خطرہ رہتا ہے۔

2- حقائق کو جمع کرنا خود ایک بہت مشکل کام ہے۔

3- صرف استقرائی طریقہ اکیلا کچھ کمال نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ اس کو استخراجی عمل کی مدد نہیں ملتی

استخراجی اور استقرائی طریقے کے امتزاج کے بارے میں عام طور پر اتفاق رائے ہے۔ استخراجی اور استقرائی طریقے ایک دوسرے سے مسابقتی ہونے کی بجائے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ الفریڈ مارشل نے یہ محسوس کیا ہے کہ سائنسی رائے قائم کرنے کے لئے دونوں طریقوں کی ضرورت ہے جس طرح چلنے کے لیے دایاں اور بایاں دونوں پاؤں ضروری ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجئے۔

1- استخراجی طریقہ کیا ہے؟

2- استقرائی طریقہ کیا ہے؟

3- استقرائی طریقے کے فائدے بیان کیجئے؟

3.3 مثبت بہ مقابل معیاری معاشیات Positive vs. Normative Economics

3.3.1 مثبت معاشیات Positive Economics

یہ فطری علوم کا طریقہ ہے کہ جانچ کے لئے چیزیں جس طرح ہیں اسی طرح ان کا مطالعہ کیا جائے۔ یہ انداز فکر سائنسی انداز فکر کہلاتا ہے۔ اس طریقے کے تحت اگر ہم معاشیات کی سائنس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ دیکھنا پڑتا ہے کہ معاشی نظام کس طرح کام کرتا ہے اور معاشی نظام کا مطالعہ کس طرح کیا جاتا ہے اور اس کی کارکردگی کیسی ہے ان مسائل پر ہم غور کرتے ہیں اور جب معاشیات کے تجزیے میں ایسا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے تو ہم اسے مثبت معاشیات کہتے ہیں۔ ایسے طریقے کے تحت معاشیات موجودہ حالات کو بدلنے کی بجائے موجودہ حالات کو بیان کرنے اور ان کی تشریح کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہ طریقہ اخلاقی اقدار اور معیار کو ملحوظ نہیں رکھتا بلکہ صرف معاشی مظاہر ہی کو بیان کرتا ہے اور مستقبل کے حالات کی پیش گوئی کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی کی ساری دلچسپی محض ریاست کے مالیے میں اضافے سے ہو تو وہ نہ صرف شراب کی پیداوار کی حوصلہ افزائی کرے گا بلکہ اس پر ٹیکس عائد کر کے ریاست کی آمدنی میں اضافہ کرے گا۔ کیوں کہ مثبت معاشیات کا تعلق اس بات سے نہیں ہے کہ نشہ آور چیزوں کی پیدائش لوگوں کی صحت کے لیے مضر ہے۔ یہاں تو صرف اس بات سے دلچسپی ہے کہ کن طریقوں اور ذرائع سے ریاست کی آمدنی میں اضافہ عمل میں لایا جائے۔ اس کے علاوہ مثبت معاشیات میں نظریات کی بنیاد مفروضوں پر ہوتی ہے اسی لئے ہم اسے نظریاتی معاشیات بھی کہتے ہیں۔

3.3.2 معیاری معاشیات Normative Economics

معیاری معاشیات کو ہم فلاحی معاشیات بھی کہہ سکتے ہیں۔ جب معاشیات میں ہم معیار یا اقدار کو رائج کرتے ہیں تو حقیقت بدل جاتی ہے ایسی صورت میں "کیا ہے" کے مقابلے میں "کیا ہونا چاہئے" سے زیادہ دلچسپی ہوتی ہے۔ یہاں اس طریقے کے تحت معاشی حکمت عملی ترتیب دی

جاتی ہے اور ہمارے معاشی فیصلے حسن وقبح کے تابع ہوتے ہیں یعنی کیا اچھا ہے اور کیا اچھا نہیں ہے۔ یہ طریقہ فلسفیانہ طریقہ ہے جہاں تہذیب اور مذہب کے ملے جلے اقدار کام کرتے ہیں۔ اس کی بنیاد ہمارے اقداری فیصلوں پر مبنی سفارشات پر ہوتی ہے کہ حکومت کی معاشی حکمت عملی کیسی ہونی چاہیے۔ روزگار کی سطح میں کیسے اضافہ کیا جائے، محصول کے نظام میں کس طرح کی تبدیلی لائی جائے وغیرہ وغیرہ۔

غرض فلاحی معاشیات کا مضمون صارفین اور پیداکنندوں کی بھلائی سے متعلق ہے جہاں معاشین مشورے فراہم کرتے ہیں جو اقدار پر مبنی ہوتے ہیں۔ معیاری معاشیات کا اہم کام ایک مثالی معیشت پیش کرنا ہے جس کے تحت موجودہ وسائل کے استعمال سے عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔

مثبت معاشیات اور معیاری معاشیات کے فرق کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا جاسکتا ہے کہ حکومت کسی ایک حکمت عملی کے ذریعہ بے روزگاری کو کم کرسکتی ہے اور کسی دوسری حکمت عملی کے ذریعہ افراط زر پر قابو پایا جاسکتا ہے یہ دونوں حکمت عملیاں مثبت نوعیت کی ہیں اب اگر ہم یہ سوال اٹھائیں گے کہ افراط زر پر قابو سے زیادہ بے روزگاری کو دور کرنا ضروری ہے تو ایسا طرز فکر معیاری معاشیات کی عکاسی کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

4- مثبت معاشیات سے آپ کیا سیکھتے ہیں؟

5- معیاری معاشیات کا موضوع بحث کیا ہے؟

3.4 جزوی معاشیات بہ مقابلہ کلّی معاشیات Micro Economics vs. Macro Economics

معاشیات کا مطالعہ اکثر دو حیثیتوں سے کیا جاتا ہے اور اس لحاظ سے معاشیات کی دو قسمیں قرار دی جاتی ہیں۔ ایک کو جزوی معاشیات کہتے ہیں اور دوسرے کو کلی معاشیات کہتے ہیں۔

3.4.1 جزوی معاشیات: Micro Economics

جزوی معاشیات جیسا کہ نام سے ظاہر ہے معیشت کی انفرادی اکائیوں کا مطالعہ کرتی ہے اور ان کے بارے میں معلومات فراہم کرتی ہے۔ جیسے کسی ایک فرم کی آمدنی، کسی ایک فرم یا صنعت کی پیداوار، کسی ایک شئے کی قیمت، کسی ایک خاص قسم کی محنت کی شرح اجرت یا کسی ایک فرم یا صنعت کی اجرت وغیرہ سے بحث کرتی ہے۔ اس طرح جزوی معاشیات مختلف قسم کی اشیاء وخدمات کی قیمتوں کے تعین اور اس کے تجزیے کا علم ہے۔ اس کے مطالعے میں انفرادی فرمس، گھریلو سیکٹر اور اشیاء شامل ہے اور وہ اس بات پر بھی غور کرتی ہے کہ عاملین پیدائش کی آمدنی کس طرح متعین ہوتی ہے۔ انفرادی اشیاء کے لیے بازار کس طرح مددگار ہے اور انفرادی صارف اور پیداکنندے کا طرز عمل کیا ہوتا ہے۔ غرض جزوی معاشیات جزوی بازار میں مسابقتی اور تکمیلی رشتوں کی شناخت کرتی ہے۔ جس طرح چھوٹی چیزیں مائکرواسکوپ میں بڑی دکھائی دیتی ہیں اسی طرح ہم جزوی معاشی نظریے میں مسائل کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کرتے ہیں جیسے صارف کا برتاؤ، فرم کا توازن، قیمت کا تعین وغیرہ وغیرہ۔ اسی لیے اس طریقے کو جزوی معاشی طریقہ کہتے ہیں۔

3.4.2 کلّی معاشیات : Macro Economics

کلی معاشیات جیسا کہ نام سے ظاہر ہوتا ہے معیشت کا بہ حیثیت مجموعی مطالعہ کرتی ہے اور اس کا تعلق جملہ آمدنی، جملہ پیداوار، جملہ روزگار، قیمتوں کی عام سطح اور اجرتوں کی عام سطح وغیرہ سے ہوتا ہے۔ غرض یہ کل یا مجموعے سے سروکار رکھتی ہے اور ان کے تعین کرنے والے عناصر

کا پتہ چلاتی ہے اور ان میں اتار چڑھاؤ کے وجوہات کا بھی مطالعہ کرتی ہے۔ یہ طریقہ معاشی عمل سے سروکار رکھتا ہے اس طریقہ کار کو مقبول بنانے میں J.M. Keynes کا نام پیش پیش ہے۔ جنھوں نے اس طریقے کو نہ صرف مکمل کیا بلکہ اس کو مقبول بھی بنایا۔ کساد بازاری اور معاشی متغیرات کے زمانے میں اس طریقے کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ ان کے اتار چڑھاؤ کے وجوہات کے بارے میں اس طریقے کے تحت تحقیق کی جاتی ہے۔

3.4.3 باہمی انحصار Interdependence

جزوی معاشی تجزیے اور کلی معاشی تجزیے کے درمیان کوئی کڑی حد بندی نہیں دونوں طریقے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ جزو کا کل پر اور کل کا جزو پر اثر ہوتا ہے۔ کلی معاشی متغیرات میں تبدیلی بالآخر جزوی معاشی متغیرات میں تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ چونکہ کل میں اجزاء شامل ہیں اسی لیے ایک عام نظریہ ان دونوں تجزیات کو ملانا چاہتا ہے کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجئے۔

6- جزوی معاشیات کے کیا معنی ہیں؟

7- کلی معاشیات کا موضوع بحث کیا ہے؟

3.5 جزوی توازن بہ مقابلہ عام توازن Partial Equilibrium vs. General Equilibrium

---

لفظ " توازن " معاشیات میں طبعی سائنس سے لیا گیا ہے۔ اور یہ تصور معاشیات میں اتنا رائج ہو گیا ہے کہ بعض اوقات معاشی تجزیہ کو توازن کا تجزیہ کہا جاتا ہے۔ لفظ " توازن " سے مراد حالت سکون ہے۔ یعنی یکساں حالت۔

لیکن معاشیات کے توازن کا مطلب حرکت میں کمی سے نہیں ہے۔ اگر تمام حرکات میں جمود آجائے تو معاشی نظام بکھر جائے گا۔ ہوسکتا ہے کہ ایک معاشی اکائی حالت حرکت میں ہو اور اس وقت وہ توازن میں بھی ہوسکتی ہے۔ اس حرکت کا مطلب یہ بھی ہے کہ حرکت کی شرح میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہورہی ہے۔ مثلاً کسی معاشی نظام میں کچھ مقدار میں اشیا پیدا اور صرف کی جاتی ہیں یہ عمل خود حرکت کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہاں ہم اس بات میں دلچسپی رکھتے ہیں شرح پیدائش اور صرف کی شرح میں کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی یعنی جب تک شرح پیدائش اور شرح صرف برقرار ہے تو کہا جاسکتا ہے کہ یہ نظام توازن میں ہے۔ اسی طرح کوئی صارف اس وقت حالت توازن میں ہوتا ہے جہاں وہ دی ہوئی آمدنی کے لحاظ سے مختلف اشیا اور خدمات خرید کر تسکین حاصل کرتا ہے۔ اور ایک مرتبہ جب وہ ایسے خرچ یا صرف سے حالت توازن میں آجاتا ہے تو وہ اسی پر قائم رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ (دیگر صورت میں آمدنی کی تقسیم کی تبدیلی کا نتیجہ) مختلف اشیا اور خدمات کی کل تسکین میں کمی کا سبب بنے گا۔

اسی طرح ایک فرم اس وقت تک حالت توازن میں ہوتی ہے جب وہ بیشترین سطح کا منافع حاصل کرتی ہے (زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرتی ہے) اور فرم نہیں چاہتی کہ وہ اس توازن سے ہٹ جائے۔ کیوں کہ اس نقطہ پر یا اس سطح پیدائش پر اس فرم کو زیادہ سے زیادہ منافع حاصل ہورہا ہے۔ اسی طرح کوئی صنعت بھی حالت توازن میں ہوسکتی ہے اور صنعت کے سائز میں کوئی تبدیلی نہیں پائی جاتی۔ ان مثالوں سے ہم حالت توازن کو بیان کررہے ہیں۔ معاشیات میں توازن کو دو طرح سے دیکھا جاتا ہے۔

(i) جزوی توازن Partial Equilibirum

(ii) عام توازن General Equilibrium

3.5.1 جزوی توازن Partial Equilibrium

الفریڈ مارشل نے جزوی توازن کے تجزیے کو بہت زیادہ شہرت دی۔ اس طریقے کے تحت ہم ایک خاص قسم کے کام یا Activity کو خاص تحقیق کے لیے دوسرے قسم کے کام سے الگ کرتے ہیں۔ حالاں کہ مختلف قسم کے کام ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ جزوی توازن کے تجزیہ کے تحت ہم تحقیق کے ذریعہ گہرائی تک مطالعہ کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ مثلاً صارف کا برتاؤ، پیدا کنندہ، عامل پیدائش یا اجارہ داری بازار۔ ان صورتوں میں ہم یہ فرض کرتے ہیں کہ کسی چیز میں بھی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہورہی ہے۔ اور جملہ بازار کے صرف ایک حصہ میں تبدیلی ہورہی ہے۔ مثال کے طور پر جب ہم کسی شئے کی قیمت اور اس کی طلب کی مقدار کے درمیان رشتہ کے بارے میں بحث کرتے ہیں تو فرض کرتے ہیں کہ بدل اشیا، آمدنی اور صارفین کی پسند میں کوئی تبدیلیاں واقع نہیں ہورہی ہیں۔ یعنی حالات بدستور ہیں اسی طرح عمل پیدائش کے تجزیہ میں جہاں جملہ پیداوار محنت اور اصل پر منحصر ہوتی ہے۔جب ہم مقدار پیدائش میں اضافہ پر غور کرتے ہیں تو یہ تصور کرتے ہیں کہ اصل کا ذخیرہ قائم ہے اور محنت میں تبدیلی ہورہی ہے۔ لیکن تمام دوسری چیزیں یکساں فرض کی جاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے مفروضے کے بغیر مسئلہ کا تجزیہ دشوار ترین ہوجاتا ہے۔ مارشل کے اس قسم کے تجزیہ کے طریقہ پر شدید نکتہ چینی کی گئی ہے کیوں کہ اس کا تعلق صرف ایک یا دو متغیرات سے ہے۔ اسی لیے یہ طریقہ محدود اور غیر حقیقت پسندانہ طریقہ بن جاتا ہے۔

3.5.2 عام توازن General Equilibrium

جہاں تک عام توازن کا تعلق ہے ایسے تجزیہ کے سلسلے میں لیون والرس کو بڑی شہرت حاصل ہے۔ جو اس تجزیے کے ماہر ہیں۔ یہ طریقہ ایک عام توازن کا تجزیہ ہے جو مکمل نظام سے تعلق رکھتا ہے۔ کیوں کہ معیشت میں پیدا کیگئیں تمام اشیا اور خدمات کے حاصلات اور قیمتوں کو متعین کرنے والے عوامل سے عام توازن کا تعلق پایا جاتا ہے۔ اسی لیے ہم اس کو عام توازن کہتے ہیں۔ عام توازن کا جزو، یہ ثابت کرتا ہے کہ جب ایک متغیر بدلتا ہے تو دوسرے بھی ایک ساتھ مل کر بدلتے ہیں۔ مثلاً اگر بازار میں مسکہ کی قیمت میں اضافہ ہوجائے تو جزوی توازن کا تجزیہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ مسکہ کی مقدار طلب میں کمی واقع ہوگی۔ اور یہ مسئلہ یہاں پر ختم ہوجاتا ہے۔ لیکن جب ہم دوسرے عناصر پر جو مسکہ کی قیمت پر اثر انداز ہوتے ہیں غور کرتے ہیں تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مسکہ کی مقدار خرید میں کمی ہوسکتی ہے یا نہیں بھی ہوسکتی ہے۔ لیکن مسکہ کا جو بدل ہے جسے ہم (Margarine) کہتے ہیں اس کی طلب کی مقدار میں اضافہ ہوگا اور اس وجہ سے اس کی قیمت میں بھی اضافہ ممکن ہے۔ اسی طرح روٹی، جام کی طلب کردہ مقدار میں کمی ہوگی اور اس کی کمی کے نتیجہ میں جو خرچ بچالیا گیا ہے۔ وہ کسی دوسری شئے پر خرچ کیا جائے گا۔ فرض کیجیے کہ یہ بچائی ہوئی رقم کپڑے کی خریداری پر خرچ ہورہی ہے اور یہ بھی فرض کیجیے کہ معیشت میں جو فرم کپڑا بنا رہی ہے وہ گھٹتی لاگت کے قانون کے تحت کام کررہی ہے۔ تو ایسے وقت کپڑے کی قیمت میں کمی واقع ہوگی۔ جس کے نتیجے میں کپڑے کی طلب میں اضافہ ہوگا۔ یہ تبدیلیاں معیشت کے اشیاء صارفین کے سیکٹر میں واقع ہوئیں۔ اس کے نتیجہ میں عاملین پیدائش کی منتقلی پیداکنندوں کے سیکٹر میں تبدیلی کا باعث ہوگی یعنی وہ محنت جو روٹی اور مسکہ بنانے میں مصروف تھی اب اس کو سوتی کپڑے کی صنعت میں روزگار مہیا ہوگا اور سوتی کپڑے کی طلب میں اضافہ کی وجہ سے زمین پر اگائے جانے والے اجناس کی پیداوار کے بجائے کپاس کی پیداوار شروع کی جائے گی۔ کیوں کہ اس کی طلب بڑھ گئی ہے۔ ایسی تبدیلیوں کی وجہ سے تمام عاملین کی آمدنی اور ان کی طلب میں تبدیلی ہوگی۔ اس طرح مزید اور تبدیلیاں اشیاء صرف کی طلب میں اور ان کی قیمتوں میں واقع ہونگی۔ لہذا عام توازن بنیادی قیمتوں اور حاصلات کے درمیان پائے جانے والے رشتے کو بیان کرتا ہے اور ان کو ملاکر معیشت کا نقشہ پیش کرتا ہے۔ لہذا تمام قیمتوں کے باہمی انحصار کے طریقہ کے تحت اس کو حسابی طریقہ سے بازار کی معیشیت میں قیمتوں کے تعین کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ہم اس قابل ہوجاتے ہیں کہ مکمل معیشت کی تصویر

دیکھ سکیں جب کہ جزوی توازن کا مطالعہ تصویر کا ایک ہی رخ پیش کرتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے۔

8- جزوی توازن کے تجزیے سے آپ کیا سیکھتے ہیں ؟

9- عام توازن کے تجزیے کو بیان کریں اور اس کا مقابلہ جزوی توازن سے کریں۔

3.6 سکونیاتی تجزیہ بہ مقابلہ حرکیاتی تجزیہ Static vs. Dynamic Analysis

یہ اصطلاحات طبعی سائنس کی اصلاحات ہیں۔ ان کے معنی طبعی سائنس میں الگ ہیں اور معاشیات میں اس کے معنی الگ ہیں۔ مشہور فرانسیسی ماہر سماجیات اگسٹ کومٹے (August Comte) نے پہلی مرتبہ سکونیات اور حرکیات کے تصور کا استعمال سماجی علوم میں کیا۔ ان الفاظ کو معاشیات میں متعارف کروانے کا سہرا جے۔ ایس مل (J.S.Mill) کے سر جاتا ہے۔

3.6.1 سکونیاتی معاشیات Economic Statics

طبعی سائنس میں ساکت سے مراد حالت سکون سے ہے یعنی حرکت کی غیر موجودگی، لیکن معاشیات میں جب ہم Static کی اصطلاح کو استعمال کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ معشیت میں حرکت ضرور ہے مگر اس کی حرکت یکسانیت، باقاعدگی، ہموار ی یقینی اور بغیر کسی ناگہانی جنبش سے تعلق رکھتی ہے۔ ساکت رشتے سے مراد یہ ہے کہ چند متغیرات کا تعلق وقت کے ایک ہی نقطہ سے ہے اس لیے تجزیہ میں وقت کو خارج کردیا جاتا ہے۔ معاشیات ساکت، سست رفتاری کو بیان نہیں کرتی بلکہ معیشت کی ایسی حالت کو بیان کرتی ہے جس میں کام ہموار اور مستقل. فتار سے دن بدن سال بہ سال آگے بڑھتا رہتا ہے۔ مشہور ماہر معاشیات (Harrod) ہیرڈ کے مطابق ساکت تجزیہ کا تعلق حالت سکون سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خالص سرمایہ کاری نہیں ہورہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں معیشت میں دوبارہ اشیا اسی مقدار میں پیدا کی جارہی ہیں۔ جس کو وہ حالت سکون سے تعبیر کرتا ہے۔ کلارک کے مطابق ایسی حالت میں جہاں پانچ قسم کی تبدیلیاں غیر موجود ہیں۔ جیسے اصل کی رسد، طریقہء پیدائش، آبادی کا سائز، صارفین کی خواہشات اور تنظیم کی حالت میں سکوت۔ ایسی حالت میں عمل پیدائش غیر متغیر عمل بن کر رہ جاتا ہے۔ اگر ہم کسی ریل گاڑی کو کسی اسٹیشن پر ٹھہرے ہوئے پاتے ہیں اور اسی حالت میں اس کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایسے تجزیے ساکت تجزیے کے موضوع کہلاتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور ماہر معاشیات چیمبرلین کی مسابقتی اجارہ داری اور جون رابنسن کی نامکمل مسابقت کے تجزیے بھی ساکت تجزیوں کے تحت آتے ہیں۔

اشیا کی قیمتوں کا نظریہ ساکت تجزیہ کی بہت اچھی مثال ہے۔ جس میں ہم یہ بیان کرتے ہیں کہ کسی شئے کی قیمت کے تعین کے لیے وقت کے ایک خاص نقطہ پر رسد اور طلب کی قوتیں جو صرف وقت کے اس نقطہ پر موجود ہیں قیمت کو متعین کرتی ہیں لیکن جب ہم مختلف اوقات کے عنصر کا استعمال کرتے ہیں تو یہ ساکت تجزیہ باقی نہیں رہتا۔

3.6.2 معاشی حرکیات Economic Dynamics

ہکس کی معاشی حرکیات، معاشی سکونیات سے یکسر مختلف ہے۔ اس طریقہ کے تحت معاشی تبدیلی کا مطالعہ مختلف اوقات کے تحت کیا جاتا ہے۔ ہیرڈ کے مطابق معاشی حرکیات اس حالت کے بارے میں ہمیں پتہ دیتی ہے جہاں حاصل کی شرح میں

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE • MANUU
IMC LIBRARY

تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اسی طرح ہکس معاشی حرکیات کی تعریف کرتے ہوئے یہ بیان کرتے ہیں کہ معاشی حرکیات معاشی تجزیہ کا وہ حصہ ہے جس میں ہر مقدار کا تعلق وقت سے ہوتا ہے۔ مگر ہیرڈ، ہکس کے خیال سے متفق نہیں۔ حرکیاتی تجزیہ یہ ضرور بتاتا ہے کہ معاشی متغیرات مختلف اوقات میں تفاعلی رشتے میں جڑے ہوئے ہوتے ہیں اس طرح جب ایک متغیر میں تبدیلی آتی ہے تو دوسرے متغیر پر ضرور اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی طرح چند متغیرات دوبارہ دوسرے متغیرات کی نمو کی شرح پر انحصار کرتے ہیں۔ راگنر فرش (Ragner Frisch) کے نظریہ کے مطابق حرکیاتی نظریہ کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ ہم نہ صرف ایک دیئے گئے وقت کے تحت معین مقداروں پر نظر رکھتے ہیں بلکہ ان متغیرات کے درمیان کے رشتوں پر بھی غور کرتے ہیں۔ ماہر معاشیات بومول (Baumol) کے خیال میں معاشی حرکیات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ اس کے تحت پیش قیاسی کی جاسکے۔ مختصراً معاشی حرکیات تجزیہ کا ایک طریقہ ہے اور معاشی نظام کے عمل کے مطالعہ کے لیے ایک آلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان دونوں اصلاحات کے علاوہ معاشین نے تقابلی سکونیات (Comparative Statics) کی اصطلاح بھی وضع کی ہے۔ جس کے تحت معاشی نظام کا مطالعہ دو اوقات کے حوالے سے کیا جاتا ہے۔ اگر معیشت میں بے روزگاری ہے تب بھی معاشی نظام توازن کی حالت میں ہوگا۔ اسی طرح اگر یہ نظام مکمل روزگار کی حالت کی طرف بڑھتا ہے تو اس نظام میں مکمل روزگار کی حالت کے وقوع کا تعلق تقابلی سکونیات سے ہوگا۔

3.6.3 سکونیاتی تجزیے اور حرکیاتی تجزیہ میں فرق Distinction between Statics & Dynamics

1. سکونیاتی تجزیہ، معاشی متغیرات کے رشتوں کا وقت کے ایک خاص لمحہ میں مطالعہ کرتا ہے جب کہ حرکیاتی تجزیہ متغیرات کے رشتوں کا وقت کے بہاؤ کے ساتھ مطالعہ کرتا ہے۔
2. سکونیاتی تجزیہ میں حرکت ہے مگر معاشی مظاہر میں تبدیلی نہیں ہے مگر حرکیات میں بنیادی عناصر بدلتے ہیں۔
3. سکونیات تجزیہ توازن کے نقطہ کے اطراف کی حرکت کا مطالعہ کرتا ہے مگر حرکیاتی تجزیہ توازن کے ایک نقطے سے دوسرے نقطے کے راستے کا پتا لگاتا ہے۔

معاشی سائنس میں سکونیات اور حرکیات دونوں تجزیوں کی ضرورت ہے۔ چند معاشی مسائل ہیں جو حرکیاتی تجزیے کے ذریعہ سے حل کئے جاسکتے ہیں۔ تو کئی دوسرے مسائل کے حل کے لیے نسبتاً آسان ساکنیات کے آلات سے مدد لی جاسکتی ہے

3.7 خلاصہ Summing Up

آپ نے پچھلی اکائیوں میں پڑھا ہے کہ معاشیات سائنس ہے ہر سائنس اپنے لیے ایک طریقہ کار کو اپناتی ہے۔ معاشیات میں مطالعہ کے طریقہ کار کے بارے میں اختلاف ہے۔ استخراجی طریقے کی کلاسیکی اور نیوکلاسیکی معاشین نے پیروی کی۔ اس طریقے میں نتائج کو حاصل کرنے کی بنیاد چند مفروضوں پر ہوتی ہے جو خود عیاں اور صاف ظاہر ہیں اور مشاہدے پر انحصار کرتے ہیں۔ دوسری طرف استقرائی طریقہ ہے جس کو تاریخی مکتب کے معاشین نے استعمال کیا ہے جو خاص سے عام کی طرف جاتا ہے۔ اس طریقہ میں مشاہدے کے طریقہ کی بہ نسبت شماریاتی طریقہ کے استعمال کی گنجائش ہے۔

مثبت معاشیات موجودہ معاشی نظام کے عمل کا مطالعہ کرتی ہے اور اس کا تعلق "حقیقت میں کیا ہے" سے ہے جب کہ "کیا ہونا چاہیے" معیاری معاشیات کا کام ہے اور اس کی بنیاد اقداری فیصلوں پر ہے۔

معاشین نے معاشی تجزیے کو دو شاخوں میں تقسیم کیا ہے۔ جزوی معاشیات، معاشی نظام کے اجزا سے تعلق رکھتی ہے۔ یعنی فرم اور صارف۔ دوسرے الفاظ میں یہ چند افراد، گھرانے اور فرمس صنعت اور مختلف اشیا کی قیمتوں کو اپنے مطالعہ کی اکائی

INSTRUCTIONAL MEDIA CENTRE LIBRARY MANUU HYDERABAD
Accn No. BA-001
Date 03.08.2015

بناتی ہیں اور دوسری طرف کلی معاشیات کل معیشت کا مطالعہ کرتی ہے اور یہ معاشی نظام کے بڑے مجموعوں اور اوسط سے سروکار رکھتی ہے۔ جیسے قومی آمدنی، کُل صرف، کُل بچت، کُل روزگار وغیرہ ۔ معیشت کے خاص حصوں کی بجائے کلی معاشیات مجموعات سے تعلق رکھتی ہے۔

جزوی توازن دو عاملین کے درمیانی رشتوں سے سروکار رکھتا ہے اور اس تجزیہ کی بنیاد Ceteris Paribus کے مفروضے پر ہے جس کا مطلب ہے، جب تمام دوسری چیزیں یکساں ہوں۔ اس کے علاوہ عام توازن پورے نظام کے متعلق ہے اور یہ آخر کار پیداوار اور قیمتوں کے نظام کے تعین سے تعلق رکھتا ہے۔

سکونیاتی معاشیین کسی بھی دیئے گئے ایک خاص وقت پر معیشت کی حالت کا مطالعہ کرتے ہیں جب کہ حرکیاتی معاشیین وقت کے بہاؤ سے تعلق رکھتے ہیں اور معیشت کی حالت کا وقت کے بہاؤ پر مطالعہ کرتے ہیں۔

3.8 نمونہ امتحانی سوالات Model Examination Paper

I ذیل کے ہر سوال کا جواب تیس (30) سطروں میں لکھیے۔

1- استخراجی اور استقرائی طریقے کے درمیان امتیاز کیجیے۔

2- جزوی معاشیات اور کلی معاشیات کے درمیان رشتے کو بیان کیجیے۔

3- کیا جزوی توازن کے تجزیہ کا طریقہ عام توازن کے تجزیہ کے مقابلہ میں برتر نوعیت کا حامل ہے؟ تشریح کیجیے۔

II ذیل کے ہر سوال کا جواب پندرہ (15) سطروں میں لکھیے۔

1- مثبت معاشیات کیا ہے؟

2- معیاری معاشیات کا کیا مطلب ہے۔ سمجھائیے۔

3- سکونیاتی معاشیات اور حرکیاتی معاشیات کے فرق کو بیان کیجیے۔

4- استقرائی طریقے کے دو طرز بیان کیجیے۔

5- استخراجی طریقے کے فائدے اور نقصانات کیا ہیں؟

3.9 سفارش کردہ کتابیں Suggested Books

1. Stonier and Hague : A Text Book of Economic Theory
2. H.S. Agarwal : Micro Economics/ Principles of Economics